فتوی نمبر:25

صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ

سوال:25 اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ کی بحث F.M 100 پر سننے کا اتفاق ہوا، لیکن مکمل طور پر انھیں سمجھنا دشوار ہے۔ وجہ اگرچہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ان مباحث کو پہلی مرتبہ سنا ہے لیکن آپ تحریری طور پر اس کی وضاحت کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ میں بہت واضح فرق ہے۔ صفات ذاتیہ اللہ تعالیٰ کی وہ صفات کہلاتی ہیں جن کی ضد باری تعالیٰ میں نہیں پائی جاتی، جیسے کہ اللہ تعالیٰ علم والا ہے اور اس میں جہالت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ زندہ (حیات) ہے اس کے لیے موت نہیں ہے۔ وہ سنتا ہے اور اس کے لیے بہرہ پن نہیں ہے۔ وہ دیکھتا ہے اور نابینا نہیں ہے۔ یہ تمام صفات ذات باری تعالیٰ کے لیے ہیں اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔

صفات فعلیہ اللہ تعالیٰ کی وہ صفات ہیں جن کا تعلق ایک طرف تو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ہے اور دوسری طرف وہ اس کی مخلوق سے جڑی ہوئی ہیں۔ جیسے کہ وہ کسی کو زندگی دیتا ہے اور موت بھی دیتا ہے تو اب زندگی اس کی اپنی صفت بھی ہے لیکن موت

www.seerat.net

فتوی نمبر: 25

اس کی صفت نہیں بلکہ موت دینا اس کی صفت ہے تو اب یہی موت دینے کی صفت اس کی فعلی صفت ہو گی کیونکہ یہاں اس کی اس صفت کا تعلق اس کی مخلوق کے ساتھ بھی ہے۔ ذات اقدس جل وعلا ضدین کے ساتھ موصوف ہے یعنی علم مخلوق کو دینا یا نہ دینا، زندگی دینا یا موت دینا، عزت دینا یا ذلت دینا وغیرہ۔

ذات باری تعالیٰ کی صفات فعلیہ اس کی صفت تکوین میں داخل ہیں۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ اصل صفت اس کی صفت تکوین ہے اور باقی تمام صفات فعلیہ اسی صفت تکوین کی تفصیل اور شرح ہیں۔ اگر صفت تکوین نہ ہوتی تو یہ تمام کائنات اپنی نیرنگیوں کے ساتھ ظہور پذیر نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت تکوین وہی ہے جس کے متعلق اس ذات پاک نے خود فرمایا ہے:

﴿إِنَّمَآ أَمۡرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيۡـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ۝٨٢﴾(1)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب کسی بھی چیز کی تکوین چاہتے ہیں تو کسی سبب اور سامان کی ضرورت پیش نہیں آتی، محض اس کلمہ کن سے عدم فنا ہو کر وجود مکون ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ حضرات ماتریدیہ رحمۃ اللہ علیہم نے اللہ تعالیٰ کی صفات سبعہ پر اضافہ مانتے ہوئے صفت تکوین کو صفت ثامنہ مانا ہے جبکہ حضرات اشاعرہ رحمۃ اللہ علیہم اس صفت ثامنہ کو صفت قدرت اور تخلیق میں ہی مندرج مانتے ہیں۔ فجزاهم الله خيرا جميعا.

(1) پ: 22، س: یس، آیت: 82